باب: 76

محمد عبد القدیر صدیقیؒ

(Muhammad Abdul Qadeer Siddiqi ra, 1871-1962 AD)

محمد عبد القدیر صدیقی 27 رجب سنہ 1288 ھ کو حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوالعباس ہے۔ والد کا نام شاہ عبد القادر صدیقی اور والدہ کا نام انور بیگم ہے۔ آپ کا سلسلۂ پدری 28 واسطوں سے سیدنا صدیق اکبرؓ سے اور مادری سلسلہ 32 واسطوں سے سیدنا امام حسینؓ سے جاملتا ہے۔

آپ نے دارالعلوم حیدرآباد دکن میں امام الفن اساتذہ سے فیضانِ علمی حاصل کیا۔ درسی کتب زیادہ تر محمد سعید سے پڑھیں۔ حبیب بو بکر نے عربی ادب سکھائی۔ منطق اور فلسفہ، عبد الصمد قندھاری اور نادر الدین نے پڑھایا۔ مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے کامیاب کیے۔ آپ نے کتابی علوم کے علاوہ دیگر فنون مثلاً سپہ گری، تیغ زنی، لٹھ، بنوٹ اور داؤ پیچ میں بھی دسترس حاصل کی۔

مولانا عبد القدیرؒ نے اپنی تعلیم ختم کرنے کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ استاد کی حیثیت سے آپ کا پہلا تقرر دارالعلوم میں ہوا جہاں خود پڑھتے تھے۔ جب مدرسۂ دارالعلوم کو ترقی دے کر کلیۂ عثمانیہ (Othmania College) بنایا گیا تو آپ حدیث کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ساتھ ہی آپ کو شعبہ دینیات کی صدارت سونپی گئی۔ جب کلیۂ عثمانیہ باقاعدہ جامعۂ عثمانیہ (Othmania University) بن گیا تو آپ کو نہ صرف اعلیٰ جماعتوں کی تعلیم دینا ہوتا تھا بلکہ شعبے کے انتظامی امور بھی آپ کے تحت آگئے۔ جامعۂ عثمانیہ کے ساتھ ساتھ ایک علاحدہ خالص دینی مدرسے، مدرسہ نظامیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ جامعۂ عثمانیہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد اس کے اعزازی ناظم مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنی کوششوں سے اس مدرسہ کو جامعہ کے درجہ تک پہنچا دیا۔ اسی طرح آپ نے دائرۃ المعارف کے لیے بھی اعزازی خدمات انجام دیں۔ آخر میں گھر پر باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جسے تاحیات جاری رکھا۔

مولانا عبد القدیر صدیقیؒ نے دین کے ہر شعبے سے متعلق کم و بیش 40 تصنیفات تحریر کیں۔ جن میں تین معرکۃ الآرا تصانیف " تفسیر صدیقی" ، " ترجمہ فصوص الحکم " اور "حکمت اسلامیہ " زیادہ مشہور ہیں۔ تفسیر صدیقی میں دورِ حاضر کے اہم مسائل مثلاً سود ، دارلحرب ، سرمایہ داری ، اشتراکیت اور غلامی جیسے موضوعات پر تفصیلی اظہارِ خیال ہے۔ اس میں اختلافی مسائل پر معترضین کے لیے مدلل جواب بھی ملتے ہیں۔

Siddiqui Publications

علاوہ ازیں اس تفسیر میں مولانا صاحب نے تنسیخِ آیات کے مسئلہ پر حضرت شاہ ولی اللہؒ کے کام کو بھی مزید آگے بڑھایا ہے۔شاہ صاحبؒ نے 5 آیتوں کو منسوخ مانا تھا۔ مولانا عبد القدیرؒ نے اپنی تحقیق سے قرآن کی ان 5 آیتوں کو بھی تنسیخ کے مسئلے سے نکال لیا۔ حکمت اسلامیہ اور المعارف، تصوف کے موضوع پر آپ کی بہترین کتابیں ہیں۔ الدّین، احادیث کی کتاب ہے۔ علامہ ابن عربیؒ کی تصنیف "فصوص الحکم "کا ترجمہ و شرح، حضرت عبد القدیر صدیقیؒ کے علمی و فکری کام کا اہم حصہ ہے۔ آپ کی کئی کتابیں جامعات میں نصاب کا حصہ بھی بنیں۔ آپ شعر بھی کہتے تھے اور حسرتؔ تخلص کرتے تھے۔

مولانا عبد القدیرؒ، اپنے ماموں سیدنا محمد صدیق محبوب اللہؒ عرف حضرت خواجہ میاں صاحب سے بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد صدیقؒ ہی سے تربیت حاصل کی اور انہیں سے آپ کو خلافت بھی ملی۔ آپ کے مرشد ہمیشہ آپ کو "مولوی" کے نام سے مخاطب ہوتے۔ آپ کو طریقۂ عالیہ قادریہ اور طریقۂ چشتیہ کی اجازت اپنے مرشد سے ملی۔ جب کہ قادریہ، نقشبندیہ اور مجددیہ سلسلوں کی اجازت اپنے والد سے حاصل ہوئی۔ بغداد کے محمود حسام الدینؒ نے سلسلۂ نسبیہ قادریہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مولانا کا علم و فن نہ صرف متنوع (diversified) تھا بلکہ آپ کو اس میں کامل دستگاہ (expertise) بھی حاصل تھی۔ تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، اصول حدیث، اصول فقہ، تجوید، ادب، عقائد و تصوف، منطق، فلسفہ اور کلام، غرض جس فن میں آپ سے استفادہ کیا جاتا تو لگتا وہی آپ کا خاص فن ہے۔ تمام ہم عصر اہلِ علم و فن، مولانا صاحب کو نہ صرف استاد کی حیثیت سے جانتے تھے بلکہ خود اپنے ہی علم و فن میں آپ سے اکتساب کے اظہار کو ضروری خیال کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عبد القدیر صدیقیؒ کو نہ صرف "استاذ الاساتذہ" کہا گیا بلکہ "بحر العلوم" بھی مانا گیا۔

❖ مختلف موضوعات پر مولانا محمد عبد القدیر صدیقیؒ کے نقطہ ہائے نظر کچھ یوں تھے:

- تصوف کیا ہے؟ ۔۔۔ "تصوف، اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو جاننے کا نام ہے۔ اسلام، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے۔ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي کی عنایت ہے۔ مسلمانوں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا کوئی نہیں۔ کوئی بت پرستی کرتا ہے، کوئی نور اور روشنی کی پوجا کرتا ہے۔ کوئی فعل و افعال کی۔ کوئی باپ، بیٹا اور روح القدس کا معتقد ہے۔ اور کوئی مادہ، جیو اور خُلو کا قائل ہے۔ توحید، صرف مسلمانوں کا حصہ ہے"۔

دائرے سے منتزع ہیں مرکز و قطر و محیط
شانِ وحدت سے ہوئی ہے شانِ کثرت آشکار

Siddiqui Publications

- ولی کون ہے ؟۔۔۔"ولی اپنے نبی کا تابع ہوتا ہے لیکن نہ نیا دین لاتا ہے نہ نبی کی طرح صاحبِ معجزہ ہوتا ہے۔ اس کا کام تو صرف ان لوگوں کو اپنے نبی کی تعلیم کے مطابق راہِ حق دکھانا ہے جو اس کی طرف اس مقصد سے رجوع ہوں۔ اسی لیے وہ اپنے متعلق نہ کوئی دعویٰ کرتا ہے نہ اپنی ذات کی طرف کسی کو دعوت دیتا ہے۔ ہاں، جب اللہ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ اُس کے اِس بندے کی تکریم کی جائے تو پھر بامرِ خداوندی، اس سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ کرامات کا ظہور، سالک کے لیے ایسا ہی ہے جیسے آثارِ بلوغ۔ جس طرح آثارِ بلوغ کو ثِقہ (noble) لوگ بلاضرورت اور برسرِعام بیان نہیں کرتے۔ سالک کو بھی چاہیے کہ ان خوارقِ عادات کو حتی المقدور چھپائے"۔
- بیعت کی کیا اہمیت ہے ؟۔۔۔"سب جانتے ہیں کہ 2 جمع 2، 4 ہوتے ہیں۔ 4 میں سے 2 تفریق کریں تو 2 باقی رہتے ہیں۔ یوں حساب ایسا یقینی علم ہے کہ بہ مشکل کوئی دوسرا علم ایسا یقینی و قطعی ہو سکتا ہے۔ پھر بھی پہلی کلاس سے لے کر دسویں کلاس تک اس کی تعلیم حاصل کی جاتی ہے تب کہیں جا کر اس میں کچھ مہارت حاصل ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آدمی کو اپنی غلطی معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس کے لیے کسی استاد کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ استاد ہی شاگرد کی غلطیوں کو پکڑتا جاتا ہے اور اس کی نگرانی کرتا ہے۔ غور کرو کہ جب ایسی بدیہی یعنی plain & self-evident چیزوں میں غلطی کی درستگی کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے تو سلوکِ راہِ خدا میں روحانی استاد یا شیخ کی کیوں ضرورت نہ ہو، جب کہ ان لطیف اور نازک چیزوں میں تو غلطیوں کے امکانات زیادہ رہتے ہیں"۔
- شیخ کیسا ہونا چاہیے ؟۔۔۔"شیخ، مریدی کی غرض اور مقصد کو پورا کرنے کی قابلیت رکھنے والا ہو۔ مرشد کچھ قرآن شریف کے احکام کی آیتیں اور حدیث و فقہ کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو اور کسی تجربہ کار ہستی کے فیضِ صحبت سے باریاب ہو۔ بعض نے اچھے مرشد کی یہ تمیز بتائی ہے کہ جس کی صحبت میں وسوسے اور فضول خیالات سب بند ہو جائیں اور آدمی کا خیال، اللہ اور رسول کے ساتھ وابستہ ہو جائے، وہ اچھا مرشد ہے۔ مرشد کامل، فنا فی الرسول ہوتا ہے۔ جو فنا فی الرسول نہ ہو وہ فنا فی اللہ کیسے ہو سکتا ہے، کہ مرشد ہی وہ منبع فیض ہے جس سے وابستگی اور اس کے ذریعے فیضانِ محمدیؐ طالب تک پہنچتا ہے اور خداوند قدوس کی معرفتِ صحیح اور قُرب سے سرفرازی ہوتی ہے"۔
- عبدیت کیا ہے ؟۔۔۔"جواب سنو! اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَکَتْ یَدَاہُ لِمَوْلَاہُ ،یعنی کچھ بھی نہیں بندے کا۔ جو کچھ ہے وہ آقا کا ہے۔ اللہ کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالذات یعنی its own ہیں اور بندے کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالعرض یعنی dependant ہیں۔ بندے

Siddiqui Publications

کی اسی احتیاج یاdependency کا دوسرا نام، عبدیت ہے۔ عبد یعنی بندہ، وہ ہے جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ نہ ارادہ رکھتا ہو نہ فعل اس کا ہو، اور نہ کوئی خواہش ہی اس کے دل میں ہو۔ "عبد اللہ" اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے"۔

- حقیقی عبد اللہ کون ہے؟۔۔۔ "عبدیت میں اطاعت اور فرمانبرداری اور اپنی نیستی، یعنی نہ ہونے کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے، روحِ یقین ہے، جانِ ایمان ہے۔ اس کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ راستے میں تقویٰ اور ولایت ملتے ہیں۔ جب کہ خاص حضرات یعنی "specials" کو نبوت اور رسالت بھی ملتی ہے۔ صوفیہ صافیہ کے پاس اللہ کا اصل بندہ یعنی حقیقی "عبد اللہ" ایک ہی ایک ہے۔ وہی محمدؐ ہے، وہی رسول ہے، وہی حبیب اللہ ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا مقام کیا ہے۔۔؟ "لِيْ مَعَ اللهِ وَقْتٌ لاَّ يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلاَ نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ" یعنی میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب اور نبی مرسل میری برابری نہیں کر سکتا۔ عبدیتِ محمدیؐ کا عروج کیا ہے۔۔؟ یہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ، وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندے کو لے گیا (سورۃ الاسراء: آیت 1) سے ظاہر ہے"۔
- مولانا صاحبؒ نے اختلافی مسائل کے متعلق یوں اظہار فرمایا۔ "۔۔۔ مجھے جہاں تک تجربہ ہے بالکل باطل مذہب چل ہی نہیں سکتا۔ کچھ نہ کچھ صحیح اصل رہتی ہے جس کی غلط فہمی سے خرابی پیدا ہوتی ہے۔ میری رائے میں تکذیب کے عوض غلط فہمی دور کرنے سے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ قائل کا طرزِ بیان ادیبانہ رہتا ہے اور سامع اس کو منطقی قواعد پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ پس قائل کے قول کی تاویل کر لینے اور مجازی معنوں سے حقیقی معنی نکال لینے سے اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مقصد ہر ایک کا درست ہے مگر دوسرے کے مقصد سے ناواقف۔ اکثر، دوسروں کی تکذیب میں لوگوں کو لذت ملتی ہے۔ یہی خانہ خراب تمام فتنوں کی ماں ہے۔ ٹھنڈے دل سے سننے، دوسرے کی بات پر غور و فکر کرنے سے کوئی نہ کوئی سبیل نکل ہی آتی ہے۔ اسلام تمام مذاہب کی تصدیق کرنے اور ان سے غلط فہمی دور کرنے کے لیے آیا ہے نہ کہ تکذیب کرنے کے لیے۔۔۔"۔

مولانا محمد عبد القدیر صدیقی حسرتؒ کا انتقال 24 مارچ سنہ 1962ء کو ہوا۔ آپ کا مزار صدیق گلشن، حیدر آباد دکن، انڈیا میں ہے۔

Siddiqui Publications